ابو شاھد ۔ ایم ۔ اے

مرزائی ترجمان
الفرقان
کے
مکتوب نگار کے نام

جناب بشیر احمد صاحب! آپ نے خط تو مدیر "الحق" کو لکھا مگر اسے دفتر "الفرقان" ربوہ، ارسال کر دیا جسے ربوہ کے مرزائی ترجمان نے ایڈیٹر الحق کے نام مکتوب مفتوح کی شکل میں شائع کر دیا۔ اس سے قبل بھی شیعہ نصاب کے بارہ میں مدیر الحق کے اداریہ الفرقان نے اہلِ تشیع کو بھڑکانے کی سعی کی کہ ایڈیٹر الحق اب آپ لوگوں کو بھی اقلیت قرار دینا چاہتے ہیں، حالانکہ مدیر الحق نہیں بلکہ اہلِ تشیع خود اپنے آپ کو علیحدگی کی جس راہ پر ڈھالنا چاہتے ہیں۔ ایڈیٹر الحق نے اس پر تنقید کی تھی، ہم نے مدیر الحق سے ربوہ کی اس چھیڑ خانی کا نوٹس لینے کی خواہش ظاہر کی مگر انہوں نے کہا کہ ہمیں اشخاص سے نہیں تحریک اور نظریات سے کام ہے، جس کا اپریشن الحق کر رہا ہے۔ مگر چونکہ مجھے بھی آپ کا "نصیحت نامہ" پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ آپ نے "الحق" کی معروضات غیر جانبدارانہ طور پر مطالعہ کرنے کی بجائے قادیانی اندازِ نظر سے دیکھی ہیں۔ امتِ مسلمہ کا اتحاد و یگانگت ہی وہ جذبہ ہے جو اہلِ حق کو مجبور کرتا ہے کہ ہر اس گندم نما جو فروش کو بے نقاب کیا جائے جو مسلمانانِ عالم کے اتحاد و یگانگت کو توڑ رہا ہے۔

تاریخ ہند کا غیر جانبدار قاری اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ مرزا صاحب وہ شخص ہیں جنہوں نے مسلمانانِ ہند میں افتراق کا بیج بویا اور ان کے متبعین نے اس خلیج افتراق کو وسیع تر کیا۔ آپ کو "الحق" کے تیز اور تند اندازِ تخاطب کا شکوہ ہے۔ بجا ہے ؎

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر
کہ زہر بھی کرتا ہے کبھی کارِ تریاقی

تاہم اس بات کی آپ تصدیق کریں گے کہ الحق میں کسی کو "کتے"، "سور"، "حرامزادہ" اور مرزا صاحب کی پسندیدہ گالیوں سے یاد نہیں کیا گیا۔ مرزا صاحب کی تحریروں سے ان کی شستہ زبانی کے نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اسی شخص نے اپنے مخالفین کو "ذریت البغایا" قرار دیا، کیا ان کی

یہ شگفتہ ذہنی اتحاد امت کے لئے تھی ۔؟
محترم! ذرا مرزا صاحب کی تحریریں پڑھیے اور فیصلہ کر لیجئے، کہ اس "فن شریف" میں مرزا صاحب کس قدر ید طولیٰ رکھتے ہیں۔
بشیر صاحب! آپ نے اس "ضلالت" کو سعادت سمجھ رکھا ہے کہ مرزا صاحب پر ایمان لے آئے۔ ذرا "سیرت المہدی" اور "ملفوظات" کا مطالعہ کیجئے۔ جو شخص ایک اچھا انسان نہیں، وہ آپ کا ہادی کیسے ہو سکتا ہے۔ انبیاء کا کردار اور سیرت ہمارے سامنے ہے اور مرزا صاحب کے لمحات زندگی بھی پوشیدہ نہیں۔ انبیائے کرام نے باطل نظام زندگی کو کبھی قبول نہیں کیا ہر لمحہ اسے بدلنے کی کوشش کرتے رہے، مگر ایک آپ کے مرزا صاحب ہیں، جنہوں نے انگریزی اقتدار کی مضبوطی اور استحکام کے لئے کتابوں کی پچاس الماریاں بھر دیں۔
مجھے افسوس ہے کہ آپ جیسے بیشمار افراد مرزا صاحب کی تحریروں کے قریب تک نہیں جاتے۔ اور پھر بھی انہیں اپنا "ہادی" بنا لیتے ہیں۔ مجھے مسرت ہے کہ مدیر الحق نے مرزائیت کا عمیق مطالعہ کیا ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے ناپاک عزائم سے قوم کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں توفیق مزید دے کہ وہ امت مسلمہ کو تباہ کرنے والوں کا جائزہ لیتے رہیں۔
اگر آپ غیر جانبداری اور منصف مزاجی سے کام لیں تو بہت کچھ عرض کیا جا سکتا ہے۔ مگر نہ سکہ بند قادیانی مبلغوں کے لئے یہی کہا جا سکتا ہے ۔

کئے جاؤ میخوارو کام اپنا اپنا
سبو اپنا اپنا، جام اپنا اپنا

بقیہ: جمہوریت

ہے جس میں افراد اگر اتفاق سے دشمن ہو جاتے ہیں، تو انسان کی حیثیت سے نہیں شہری کی حیثیت سے نہیں، سپاہی کی حیثیت سے وطن کے باشندوں کی حیثیت سے نہیں وطن کے مدافع کی حیثیت سے الغرض ایک ریاست کے دشمن افراد نہیں دوسری ریاست ہی ہو سکتی ہے۔" (معاہدہ عمرانی - صـ ۵۱)

(باقی آئندہ)